7489-خنزیر کے گوشت کو بہتر بنانے کی قیمتی ملازمت کی پیشکش

سوال

مجھے ایک کمپنی کی جانب سے بہت اچھی خصوصیات کی حامل ملازمت کی پیشکش ہوئی ہے، میرا کام کمپنی کی لیبارٹری میں خنزیر کی پیداوار کے متعلق ریسرچ ہوگا، اس ریسرچ کا ہدف اور مقصد خنزیر کی موروثی پیداوار کی اچھی اور بہتر قسم پیدا کرنا ہے (یعنی خنزیر کی تعداد زیادہ ہو، اور اس کا گوشت بہتر اوصاف کا حامل ہو) تاکہ اسے بازار میں کھپت کے لیے پیش کیا جا سکے.

یعنی میری تنخواہ کا مصدر اور منبہ خنزیر کے گوشت کی کھپت ہوگا، جو کہ شرعا حرام ہے، سوال یہ ہے کہ:

آیا اس طریقہ سے حاصل کردہ مال حلال ہے؟

اور کیا میں یہ ملازمت قبول کرلوں، یا قبول کرنے سے انکار کردوں؟

جلد از جلد جواب دیکر مشکور ہوں تاکہ مجھے اس موضوع میں غور کرنے کا موقع مل سکے. اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص پر خنزیر کا گوشت حرام ہے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

.{آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو کسی کھانے والے کے لیے میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا پھر خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے، یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو، اور نہ ہی تجاوز کرنے ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے}. الانعام (145)

اور اسی طرح اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں فتح مکہ کے سال یہ فرماتے ہوئے سنا:

"بلاشبہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، اور مردار، اور خنزیر اور بت حرام کر دیے ہیں.

تو عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: مردار کی چربی کے بارہ میں بتائیں؛ کیونکہ اس سے کشتیاں رنگی جاتی ہیں، اور چمڑے کو رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں، یہ حرام ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا: "اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے، یقینا اللہ تعالی نے تو ان پر اس کی چربی حرام کی تھی تو انہوں نے چربی پگلائی اور پھر اسے فروخت کرکے اس کی قیمت کھالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2121) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)

لهذا جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی، اور اسی طرح حرام تک جانے کا وسیلہ اور ذریعہ بھی حرام ہے، اور وسائل کے احکام مقاصد کے ہیں، تو کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ فاسقوں اور فاجروں کا ان کے فسق و فجور میں تعاون کرتا پھرے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ حسب استطاعت ان کے فسق و فجور کے آڑے آئے اور انہیں اس سے روکنے کی کوشش کرے، نہ کہ وہ ان کے لیے حرام چیز کو بنا سنوار کر اور بہتر طریقہ سے پیش کرے، اور اس کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کرے.

تو کیا آپ حرام اشیاء کو مزین کرنے اور سنوارنے والا اور حرام اشیاء پر ابھارنے کا آلہ بننا پسند کریں گے، اور اسے عام کرنے اور تناول کرنے میں مدد و معاون ثابت ہونگے؟

میرا خیال ہے کہ آپ کا جواب یہی ہوگا: اللہ تعالی بچائے میں تو اپنے نفس کے لیے اسی چیز پر راضی ہوں اور وہی پسند کرونگا جو اسے پیدا کرنے والا خالق و مالک اس کے لیے پسند کرتا ہے، اور اس طرح کے باطل اور غلط کام کے لیے کبھی بھی کام نہیں کرونگا اگرچہ اس کے بدلے میں مجھے بہت کچھ بھی کیوں نہ دیا جائے، اور روزی تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، لهذا آپ کوئی اور حلال ملازمت اور کام تلاش کرلیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی حرام کردہ اشیاء سے اپنی حلال کردہ اشیاء کے ساتھ کافی ہوجائے اور حلال کے ساتھ ہی کفائت کرے، اور اپنے فضل کے ساتھ دوسروں سے غنی اور بے پرواہ کردے.

واللہ اعلم.